قسط ۷ ترجمۃ القرآن

از: شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی

وحی کی اقسام

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیاً اومن وراء حجاب او یرسل رسولاً فیوحی باذنہ مایشاء انہ علی حکیم۔ (سورۃ شوری آیت نمبر۵۱)

اور کسی انسان کی طاقت نہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ گفتگو کرے مگر وحی کے ذریعے یا پردے کی اوٹ سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے پس وہ اس کے اذن سے جو چاہے وحی کرے وہ بڑا عالی مقام اور بڑا ہی حکیم ہے۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انسان سے کلام کرنے کے تین طریقے ہیں۔

(۱) کلام بذریعہ وحی۔ (۲) کلام من وراء حجاب (پردہ کی اوٹ سے)۔ (۳) کلام بذریعہ ارسال رسول۔ یعنی بواسطہ فرشتہ۔

اسی طرح پہلی دو صورتیں یا طریقے بلاواسطہ ملک ہیں اور تیسرا طریقہ بواسطہ ملک ہے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ سے کلام کی بنیادی اور اساسی طور پر دو صورتیں بنتی ہیں

بلاواسطہ (۲) بالواسطہ۔ ان ہر دو صورتوں کے تحت پھر مختلف صورتوں اور کیفیتوں کو اختیار کیا گیا۔ کلام بلاواسطہ کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ القاء فی الروع

اللہ تعالیٰ پیغمبر کے دل پر اپنا کلام القاء فرماتا ہے اور پیغمبر اس کو محفوظ کر لیتا ہے اگر یہ وحی متلو کی صورت ہو تو الفاظ کا القاء ہو گا وگرنہ مضمون کا القاء ۔ جب کہ بعض احادیث میں آیا ہے القی فی روعی میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی ہے یہ جاگتے وقت کی صورت ہے

۲۔ اللہ تعالیٰ پردے کی اوٹ سے کلام کرتا ہے اور رسول اللہ تعالیٰ کا کلام سنتا ہے لیکن اس کو دیکھتا نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی۔ یا شب معراج کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ سے کی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کلام سن کر ہی زیارت کی درخواست پیش کی تھی۔

۳۔ نیند میں کلام (رویائے صالحہ)

نیند میں اللہ تعالیٰ اپنی بات پیغمبر کے دل میں ڈال دے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منام میں بچے کے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

اول مابدء بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ من الوحی الرؤیا الصالحة

پہلے پہل وحی کا آغاز رویائے صالحہ سے ہوا۔

نیند میں کلام کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا

اتانی ربی فی احسن صورة فقال فیهم یختصم الملا الاعلی

اللہ تعالیٰ انتہائی خوبصورت شکل میں میرے سامنے آیا اور فرمایا ملاءاعلی کس مسئلہ پر بحث و مباحثہ کر رہی ہے۔

کلام بالواسطہ کی بھی مختلف صورتیں ہیں۔ (یعنی بواسطہ ملک)

پہلی قسم: نفث فی الروع

فرشتہ پیغمبر کے دل میں کسی چیز کا القاء کرے۔ مستدرک حاکم میں ہے

ان روح القدس نفث فی روعی ان نفسالن تموت حتی تستکمل رزقها فاتقوا الله واجملوا فی الطلب

روح القدس (جبریل) نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی نفس اس وقت تک فوت نہیں ہوگا جب تک وہ اپنا رزق پورا پورا حاصل نہ کر لے۔ اسی لئے تم اللہ تعالیٰ کی حدود کی پابندی کرو اور رزق کی طلب و تلاش میں اچھا (جائز و حلال) طریقہ اختیار کرو۔

دوسری قسم: مثل صلصلة الجرس

گھنٹی کی آواز کی طرح آنا۔ جیسا کہ آپ کا فرمان ہے

احیانا یاتینی مثل صلصله الجرس

کہ کبھی کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے۔

یہ صورت بعض حضرات کے نزدیک وحی بلاواسطہ کی صورتوں میں سے

ایک صورت ہے کیونکہ اس کے بقول یہ آواز، آواز الٰہی تھی۔ اور بقول بعض یہ وحی بالواسطہ کی صورت ہے کیونکہ یہ فرشتہ کی آواز تھی۔ لیکن مختلف حدیثوں سے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وحی بالواسطہ ہی کی صورت ہے۔ لیکن اس میں فرشتہ کی شکل نظر نہیں آتی تھی۔ محض اس کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اس لئے آپ کا جسم اطہر اس سے بہت متاثر ہوتا تھا۔ اور آپ پر اس کے مختلف اثرات ظاہر ہوتے تھے۔ کبھی آپ سونے والے کی طرح خراٹے لیتے، کبھی آپ کے روئے مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ حضرت یعلی بن صفوان کی روایت ہے کہ میں نے کپڑے کے اندر سر ڈال کر دیکھا فاذاھو محمر الوجہ دھو یغط۔ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تھا اور آپ خراٹے لے رہے تھے۔ حافظ ابن کثیر نے امام احمد کے حوالہ سے حضرت عبادۃ بن صامت کی روایت نقل کی ہے

کان رسول اللہؐ اذا نزل علیہ الوحی اثر علیہ و کرب لذالک و تغیّر وجھہ

جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو اس کا اثر آپ پر نمایا ہوتا اور آپ گھٹن و اضطراب محسوس فرماتے اور چہرہ اقدس کا رنگ بدل جاتا۔ حضرت عبادۃ کی دوسری روایت ہے

کان اذا نزل علیہ الوحی نکس راسہ و نکس اصحابہ رؤسہم

جب آپ پر وحی نازل ہوتی آپ سر جھکا لیتے اور آپ کے ساتھی بھی سر جھکا لیتے۔

بعض دفعہ آپ پر ایک قسم کی غنودگی طاری ہو جاتی۔ صحیح مسلم کی روایت ہے

بینما رسول اللہؐ بین اظہر مافی المسجد اذا غفی اغفاءۃ ثم رفع راسہ متبسما قلنا مااضحکک یا رسول قال انزلت علی

انفا سورة فقرء بسم الله الرحمٰن الرحیم انا اعطیناک الکوثر (الخ)

نبی اکرم ﷺ مسجد میں ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ پر غنودگی طاری ہو گئی پھر آپ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا۔ ہم نے پوچھا حضور اکرم آپ کیوں ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا مجھ پر ابھی ایک سورۃ اتری ہے پھر آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورۃ کوثر سنائی۔

بعض دفعہ وحی کا یہ اثر ہوتا کہ آپ پسینہ سے شرابور ہو جاتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں

ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ یتفصد عرقا

میں نے آپ کو دیکھا کہ انتہائی سردی کے موسم میں آپ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ پھر جب یہ کیفیت دور ہوتی تو آپ کی پیشانی سے پسینے کے فوارے پھوٹ رہے ہوتے۔ بلکہ آپ پر اس وحی کی شدت کا اثر دوسری چیزوں پر بھی پڑتا تھا۔ مستدرک حاکم میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوحی الیہ لم یستطع احد منا ان یرفع الیہ بصرہ حتی ینقض الوحیْ

جب رسول اکرم ﷺ کی طرف وحی نازل ہوتی تھی تو ہم میں سے کوئی بھی آپ کی طرف اس وقت تک نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا جب تک وحی کا نزول ہوتا رہتا۔ یا وحی کا نزول ختم نہ ہوتا۔ بخاری شریف میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں وحی کے نزول کے اثر کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ

فانزل اللہ تعالیٰ علی رسولہ و فخذہ علی فخذی فثقلت علی

حتی خشیت ان ترض فخذی
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل فرمائی اور آپ کی ران میری ران پر تھی مجھ پر اس کا اس قدر بوجھ پڑا کہ مجھے اپنی ران کے ٹوٹنے کا اندیشہ لاحق ہو گیا۔

حافظ ابن کثیر سورۃ مزمل میں لکھتے ہیں

ان کان لیوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی راحلتہ فتضرب بجرانہا
کہ آپ سواری پر ہوتے اور وحی کا نزول شروع ہو جاتا تو سواری بیٹھ جاتی۔

وحی کا نزول جب کصلصلتہ الجرس ہوتا تو صحابہ کرام کو کدوی النحل محسوس ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

کان اذا نزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمع عند وجھہ کدوی النحل
جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی اترتی تھی تو آپ کے چہرہ مبارکہ کے پاس شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی آواز سنائی دیتی تھی۔

صلصلۃ کی حقیقت

بعض حضرات کے نزدیک یہ شدید ترین صورت (کیونکہ آپ کا فرمان ہے وھو اشدہ علیّ یہ شدید ترین صورت تھی) اللہ تعالیٰ کی آواز تھی۔ اس کیلئے ان مختلف حدیثوں سے استدلال کیا گیا ہے۔ جن میں اللہ تعالیٰ کے تکلم بالوحی کا تذکرہ ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ

اذا تکلم اللہ بالوحی سمع اہل السموٰت صلصلۃ کصلصلۃ السلسلہ علی صفوان فیفزعون (اتقان)

جب اللہ تعالیٰ وحی کے ساتھ کلام فرماتے ہیں تو آسمانوں والے ایسی گھن گھناہٹ سنتے ہیں جیسی چٹان پر زنجیر مارنے سے پیدا ہوتی ہے۔

لیکن اس حدیث کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے اس وحی کا تعلق فرشتوں سے ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ امام بخاری نے باب بدء الخلق کے تحت کیف یاتیک الوحی آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے۔ کے جواب میں جو الفاظ نقل کئے ہیں ان سے صاف واضح ہوتا ہے یہ آواز فرشتہ کی آمد پر پیدا ہوتی تھی۔ آپ سے سوال ہوا کیف یاتیک الوحی آپ نے جواب میں فرمایا

کل ذالک یاتینی الملک احیاناً فی مثل صلصلة الجرس فیفصم عنی و قدوعیت عنہ ما قال وھو اشدہ علیّ

ہر صورت میں میرے پاس فرشتہ آتا بعض دفعہ گھنٹی کی آواز کی جیسی صورت میں پھر یہ کیفیت مجھ سے دور ہوتی تو اس نے جو کچھ کیا ہوتا میں یاد کر چکا ہوتا اور وحی کی یہ صورت میرے لئے شدید ترین ہوتی۔

اس حدیث کے یہ الفاظ وقدوعیت عنہ ماقال صاف دلالت کرتے ہیں کہ یہ آواز فرشتہ کی تھی۔ اللہ تعالیٰ یا فرشتہ کے پروں کی آواز نہ تھی۔

امام خطابی صلصلہ کے بارے میں لکھتے ہیں

انہ صوت متدارک یسمعہ ولا یتبینہ اول مایسمعہ حتی یفھمہ بعد

وہ مسلسل آواز ہوتی جس کو آپ سنتے تھے لیکن سنتے ہی واضح نہیں ہوتی تھی بعد میں آپ کو سمجھ آجاتی تھی۔

صلصلہ کی حکمت

امام خطابی فرماتے ہیں

الحکمۃ فی ان یقرع سمعہ الوحی فلا یبقی فیہ مکانا لغیرہ

اس آواز کے پہلے سنانے کی حکمت یہ تھی کہ آپ کے کان تک وحی اس طرح پہنچے کہ کسی اور چیز کیلئے سننے کی گنجائش نہ رہے۔ عبداللہ بن عمر کی روایت جو مسند احمد میں۔ اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ

ساءلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل تحس بالوحی؟ فقال اسمع صلاصل ثم اسکت عند ذالک فما من مرۃ یوحی الی الاظننت ان نفسی تقبض

میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کیا آپ وحی کو محسوس فرماتے ہیں آپ نے جواب دیا میں آوازیں سنتا ہوں تو اس وقت خاموش ہو جاتا ہوں تو اس طرح جب بھی وحی آتی ہے مجھے خیال ہوتا ہے میری جان قبض کی جارہی ہے۔

وجہ شدت

امام زرکشی لکھتے ہیں

التنزیل لہ طریقان احدھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم انخلع من الصورۃ البشریۃ الی الصورۃ الملکیۃ واخذہ من جبریل۔ والثانی ان الملک انخلع الی البشریۃ جتی یا خذ الرسول منہ والاول اصعب الحالین

نزول وحی کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ رسول اکرم ﷺ انسانی شکل و صورت سے نکل کر ملکی شکل و صورت میں چلے جائیں اور جبریل سے وحی اخذ کر لیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے فرشتہ اپنی شکل سے انسانی شکل اختیار کرے تاکہ رسول اکرم

اس سے وحی حاصل کرلیں۔ پہلی حالت سخت ترین ہوگی۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں

هذه الصفة اشدها وهو واضح لان انفسهم من كلام مثل الصلصلة اشكل من الفهم من كلام الرجل بالتخاطب المعهود۔ والحكمة فيه ان العادة جرت بالمناسبة بين القائل والسامع وهي هنا اما باتصاف السامع بوصف القائل بغلبة الروحانية وهو النوع الاول داما باتصاف القائل بوصف السامع وهو البشرية وهو النوع الثانی والاول اشد بلاشك

صلصلۃ الجرس والی صورت سخت ترین تھی اور یہ کھلی حقیقت ہے کیونکہ جھنکار جیسی صورت سے کلام کا مفہوم و معنی سمجھنا زیادہ مشکل ہے اس سے کہ انسان جس کلام کا عادی ہے اس انداز سے گفتگو کی جائے اور وہ اس کا مفہوم سمجھے اور اس کا سبب و حکمت یہ ہے۔ کہ عادۃً متکلم اور سامع میں مناسبت کا ہونا ضروری ہے اور یہاں (وحی کے سلسلہ میں) اس کی دو صورتیں بن سکتی ہیں۔

۱۔ سامع۔ متکلم کی شکل و صورت کو اختیار کرے اور اس پر روحانیت و ملکیت کا غلبہ ہو جائے۔

۲۔ متکلم۔ سامع کی صورت اپنائے یعنی اس پر بشریت کا رنگ غالب ہو، یقیناً انسان کا بشریت سے نکل کر ملکوتیت کو اپنانا انتہائی مشکل ہے۔

یہ ایک کھلی حقیقت ہے جب انسانی صورت بشری سے نکل کر صورت ملکی اختیار کرے گا تو اس کے اعصاب شدید طور پر متاثر ہوں گے اور وہ اس میں انتہائی شدت و سختی محسوس کرے گا اگرچہ بار بار اس صورت حال سے واسطہ پڑنے کے بناء پر اس شدت و صعوبت کو برداشت کرنا آسان ہو جائے گا۔

وحی بالواسطہ کی تیسری قسم

فرشتہ کا انسانی شکل میں آنا ہے جیسا کہ بخاری شریف کی روایت میں آپ کا فرمان ہے

واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی مایقول

کبھی کبھی فرشتہ میرے پاس انسانی شکل میں آکر گفتگو کرتا ہے تو وہ جو کچھ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

امام ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں اس صورت کیلئے آپ سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں "وھواھونہ علی" یہ وحی کی صورتوں میں سے آسان ترین صورت ہے۔

چوتھی قسم

فرشتہ کا اپنی اصل شکل مین آنا جیسا کہ پہلی وحی کے وقت فرشتہ اپنی شکل میں آیا تھا۔ اور پھر قدرت وحی کے بعد سورۃ مدثر کے وقت بھی اپنی شکل میں آیا۔ جبریل اپنی شکل میں صرف دو دفعہ ہی وحی لے کر آیا۔

پانچویں قسم

فرشتہ کا آپ کے پاس نیند کی حالت میں آنا۔ جیسا کہ سورۃ کوثر کے نزول کے سلسلہ میں آیا ہے۔

بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظھرنا فی المسجد اذ اغفی اغفاءۃ

آپ مسجد میں صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے کہ آپ پر جھپکی طاری ہوئی۔ آپ

باقی ص۴۷ پر